(٦)

دار الافتاء
نمبر ۵۲/۵۴۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء عظام ان مسائل کے بارے میں؟

~~① نماز میں لفظ بناؤ کی مکمل [illegible] کیا ہے؟~~

② کیا جمعۃ المبارک کے دن دیہات میں ظہر کی اذان و جماعت کروائی جائے؟ نیز مشہور ہے کہ ایسے گاؤں میں ظہر کی جماعت اس وقت کروائی جائے جب شہر میں جمعہ کا خطبہ ختم ہو جائے۔ بینوا توجروا

③ تبلیغی مرکز رائے ونڈ میں ہر نماز کے وقت ۱۰ سے ۱۵ ہزار نمازیوں کی تعداد ہوتی ہے۔ اذان و نماز کیلئے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ پورے مرکز میں اذان کی آواز پہنچانے کیلئے پانچ جگہ اذان ہوتی ہے۔ اس کی صورت یوں ہوتی ہے کہ مسجد کیلئے ایک اذان کو اصل شمار کیا جاتا ہے اور بقیہ کو فرع۔ اس حال میں کہ سب سے پہلے اذان دینے والا جب کلمات اذان کے دوران وقفہ کرتا ہے تو وقفے کے دوران دوسرے مؤذنین بولتے ہیں۔ اس طرح یہ صورتا نماز میں مکبر کی طرح ہو جاتا ہے۔ اس صورت کو شریعت میں کیا حیثیت حاصل ہے؟ اتنے کثیر مجمعے میں اگر صرف ایک اذان ہو اسپیکر کے بغیر تو کیا حکم ہے چاہے آواز پہنچے یا نہ پہنچے اس حال میں کہ مجمع کو نماز کے وقت کا پتہ ہو۔ نیز خیر القرون میں اتنے بڑے مجمعوں میں اور اسلاف کے دروس میں (جسمیں شرکاء کی تعداد ہزاروں بلکہ لاکھوں تک مسموع ہے) اذان کی آواز پہنچانے کا کیا طریقہ استعمال کیا جاتا تھا۔ وضاحت فرمائیں۔

④ کیا شمائل کبری نامی کتاب (۱۲ یا ۱۳ جلدوں میں) معتبر ہے؟ کیا اسمیں موجود تمام روایات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن کہلائیں گی مطلب ان کو سنت طریقہ کہہ کر آگے بتلایا جا سکتا ہے؟ مکمل وضاحت فرمائیں۔ عند اللہ ماجور ہوں

فقط والسلام
محمد راشد
مدرسہ عربیہ رائیونڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

1۔ مذکورہ صورت میں جمعہ کے دن دیہات والے شہر والوں کے تابع نہیں ہیں، لهذا وہ ظہر کی نماز کے وقت اذان دیکر اپنی جماعت کروائیں گے اور جو بات مشہور ہے کہ وہ شہر میں خطبہ ختم ہونے کا انتظار کریں گے درست نہیں ہے۔

في الهندية: ج ۱ ص ۱۴۵

ومن لا تجب عليهم الجمعة من أهل القرى والبوادي لهم أن يصلوا الظهر بجماعة يوم الجمعة بأذان وإقامة۔

2۔ تبلیغی مرکز رائیونڈ میں متعدد مؤذنوں کے آذان کا جو طریقہ رائج ہے وہ درست ہے اور اگر صرف ایک آذان ہر لاؤڈ سے مجمع کرالے تو بھی کافی ہے اگر چہ سب کو آذان کی آواز نہ پہنچے اور لاؤڈ اسپیکر پر اذان دینا بھی بلا کراہت جائز ہے۔

في الشامية ج ۱ ص ۳۹۰

مطلب في أذان الجوق فائدة أخرى ذكر السيوطي أن أول من أحدث أذان اثنين معا بنو أمية اه إلى قال وإذا أذن المؤذنون الأذان الأول ترك الناس البيع ذكر المؤذنين بلفظ الجمع إخراجا للكلام مخرج العادة، فإن المتوارث فيه اجتماعهم لتبلغ أصواتهم إلى أطراف المصر الجامع اه نغية ودليل على أنه غير مكروه لأن المتوارث لا يكون مكروها۔ (کذا في فتاوى محمودیہ ۱۶/۲۱۸)

3۔ شمائل کبریٰ نام کی کتاب ہمارے پاس نہیں ہے ~~[illegible]~~ اسلئے بغیر دیکھے اسکے بارے میں کوئی رائے دینا مشکل ہے۔ واللہ اعلم

محمد حسان سکھروی
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۲۹-۱۲-۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء ...
۱۴۲۶

الجواب صحیح
محمود عبد المنان ...
۱۹-۱۲-۱۴۲۶ھ

(مہر: دار الافتاء ... نائب مفتی)